اخبار نور افشاں لودہانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار ہر پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہے قیمت اس کی پیشگی ہر خاص و عام سے بلا محصول عہ۲ اور مع محصول عہ۴ سالانہ مقرر ہے کار سپاندگان کو اخبار مفت دیا جاتا ہے بشرطیکہ مضمون ہفتہ وار بھیجیں

بلا درخواست کسی صاحب کی خدمت میں یہہ اخبار روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس فرماویں مضامین مفید عام مفت شایع ہوتے ہیں۔ اشتہارات فی سطر ۲ ر

نمبر ۴۰ — مطبوعہ ۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۷ء

ایوب خان بھاگنے کو تو بھاگ نکلا - مگر

اب جان کے لالے پڑتے معلوم دیتے ہیں - اگرچہ افغانستان میں اُسکی نسبت بہت کچھہ ہمدردی ہو رہی ہے - اور غلزئی اُسکو بہت چاہتے ہیں - اور عبدالرحمٰن خان امیر کابل کے ایسے جانی دشمن ہو رہے ہیں کہ خفیہ اور علانیہ مسجدوں میں اُسکے خلاف دُعائیں مانگتے - اور ایوب کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں - مگر ہماری گورنمنٹ کا اقبال اور نمک اُسکو دم نہیں لینے دیتا - اوّل ہی اوّل اخبارات میں یہہ خبر دیکھنے میں آئی تھی کہ ایوب خان ہرات کے قریب پہنچ گیا - پھر یہہ معلوم ہوا کہ امیر کے سپاہیوں اور ایوب کے ہمراہیوں کے درمیان خفیف سا جنگ ہوا اور اُس میں ایوب کا ایک سردار پکڑا گیا اور وہ خود جان بچا کر بھاگ گیا - اُسکے بعد چند روز مفقود الخبر رہا - اب ایک نئی تار خبر شملہ سے آئی ہے کہ "مشہد سے یہاں خبر آئی ہے - کہ ایوب خان گرفتار ہو گیا - لیکن خبر مذکور تصدیق چاہتی ہے" - اب اِس خبر سے اگر غلط ہی ہو تا ہم اتنا تو معلوم ہوتا ہے - کہ جدھر وہ جاتا ہے - اُسکا تعاقب برابر جاری ہے - اگر اِبکے بچ گیا ہے اور سرحد روس میں نہیں پہنچ گیا تو آج نہیں کل کل نہیں تو پرسوں اُسکے گرفتار ہونے میں کچھہ شک ہی نہیں - اب اگر گرفتار ہو گیا تو غالباً ایران میں رہنے نہ پاویگا یعقوب خان اور شاہ برہما کی طرح مثل دیگر شاہی قیدیوں کے ہندوستان کی ہوا کھائیگا - پھر افغانستان میں کسی دعویدار کا خدشہ گورنمنٹ کو نہ رہیگا - اور یوں تو اُن وحشی اقوام کے جھگڑے کبھی ختم ہونیکے نہیں - اور جبتک امیر عبدالرحمان خان کابل کے تخت پر بیٹھا ہے - ہرگز امن نہیں ہونے کا - کیونکہ اُسکے ظلم اور بے انصافی کی کچھہ حد نہیں ٭

مہاراجہ دلیپ سنگھ کی امیدوں کی ناؤ

بحر نا امیدی میں ایسی ڈگمگا رہی ہے - کہ کوئی صورت بچاؤ یا بہتری کی نظر نہیں آتی جب سے وہ عدن سے واپس ہوا اور باغی ہو کر فرانس میں ٹھہر گیا - اُسوقت سے آجکے دن تک بجائے کسی طرح کی امید کے یاس اور حسرت کا سامنا ہے - ماسکو گزٹ کے اڈیٹر کی امید پر وہ روس پہنچا - اڈیٹر مذکور تو اِس جہان سے چلدیا - اور گورنمنٹ روس نے کسی طرح کی امداد نہ دی - اور نہ کسیطرح اطمینان کی صورت نظر آئی ادھر کی یہہ حالت اُدھر مہارانی دلیپ سنگھ دو روز بیمار رہکر فوت ہو گئیں حال کا اڈیٹر ماسکو گزٹ بھی دلیپ سنگھ کے ساتھہ کمال ہمدردی کرتا ہے تسپر کوئی صورت اُمید کامیابی کی نظر نہیں آتی - گذشتہ ہفتہ کی خبروں سے یہہ معلوم ہوا تھا کہ دلیپ سنگھ نا اُمید ہو کر روس سے چلنے کی تیاری کر رہا ہے - اور یہہ تو ظاہر ہی ہے کہ ہندوستان میں اُسکا کوئی ہوا خواہ نہیں ہے - اور نہ اُسکے دیدار کا کوئی خواہاں ہے - ادھر کا رخ کر نہیں سکتا - اور جو کرے بھی تو منہہ کی کھائیگا - ہندوستانی اپنی موجودہ گورنمنٹ کے دل سے تابعدار اور جان و مال سے فرمانبردار ہیں - اور روس کچھہ ایسا جلد باز اور نادان نہیں کہ ایک دلیپ سنگھ کی خاطر ایسی بڑی زبردست سلطنت سے بگاڑ پیدا کرے - ظاہری عنوان ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ باقی زندگی دلیپ سنگھ کی تلخی اور نا امیدی میں گذریگی - اگر چین کے دن وہ چین سے کاٹنا چاہے - تو اُس کے لئے اِس سے بہتر اور کوئی بات نہیں - کہ حضور قیصر ہند سے عفو تقصیرات کا خواہاں ہو اور آرام سے لندن کی ہوا کھائے ٭

گذشتہ

پرچہ میں ہم مفصل لکھہ چکے ہیں کہ کسطرح تخت لوہاں کے باعث ریل کے گر جانے سے سخت نقصان ہوا لیکن اُسکے علاوہ جو خبریں ملی ہیں - وہ اُن واقعات سے کہیں بڑھکر ہیں - صرف اسی پر اکتفا نہیں ہے - کہ چند آدمی زخمی ہوئے - بلکہ جب ہم خیال کرتے ہیں کہ تیسرے درجہ کی چھہ گاڑیاں چور چور ہو گئیں - تب خیال آتا ہے کہ

[illegible]

سازگہاگئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بہت جانوں کا نقصان ہوا اُس موقعہ کا ایک شخص کا چشم دید بیان ہے کہ بہت مستورات اپنے خاوندوں بھائیوں بیٹوں کے لئے سر پیٹ رہی تھیں جنکا پتہ نہیں۔ جو ریل سے بچا اُسکو طوفان آب نے غرق کیا۔ ایک انسپکٹر معہ اپنی بوڑھی ماں کے بچ نکلا باقی خاندان کا پتہ نہیں۔ یہہ حالت ہوئی ہے کہ کسیکا خاوند ہے تو عورت نہیں عورت ہے تو خاوند نہیں ماں ہے تو بچہ نہیں بچہ ہے تو ماں نہیں۔ بعض پانچ سو بعض تین سو جانوں کے نقصان کا اندازہ کرتے ہیں +

اس طوفان نے صرف ریل ہی کو صدمہ نہیں پہنچایا بلکہ گانوں کے گانوں بستیوں کی بستیاں تباہ کر دیں بعض ایسی برباد ہوئی ہیں کہ نشان ہی نہیں پایا جاتا۔ جا بجا مُردوں کی بدبو سے تعفن اُٹھ رہا ہے حیوانوں اور انسانوں کے مُردے سڑ رہے ہیں۔ ایکتو بیچارے ملک پر آفت ڈھا رکھی تھی۔ اُسپر اس بلائے ناگہانی اور قہر آسمانی نے خاندانوں کے خاندان برباد کر دئے سخت آفت اور سخت مصیبت کا سامہنا ہوا +

یہہ طوفان ریل کو تباہ کرکے پٹیالہ میں پہنچا۔ وہاں جو بربادی ہوئی ہے سُنکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ۱۹۔ تاریخ رات کو ۸ بجے دفعتاً شہر میں پانی گھس گیا۔ تمام ندی نالے لبریز ایک آن کی آن میں شہر کے نشیبی حصے غرقاب ہوگئے۔ رات بھر شور محشر بپا رہا۔ بڑے بڑے اہلکاروں اور رؤسا کے مکانات میں پانی موجیں مار رہا تھا سخت مصیبت کا سامہنا تھا۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کی حالت تھی۔ صبح کو ہاتھیوں پر سوار کرکے خشکی میں لائے گئے سینکڑوں مکانات منہدم ہوگئے۔ اور بہت جانیں ضایع ہوئیں جنکا کچھ حساب ہی نہیں۔ کونسل آف ریجنسی نے مصیبت زدگان سے کمال ہمدردی ظاہر فرمائی۔ اور اُنکے آرام کے لئے بہت کوشش کی گئی۔ بھوکوں کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک تو کمبخت ہیضہ پٹیالہ کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ اُسپر اب یہہ آفت آسمانی نازل ہوئی۔ لیکن خوبی یہہ ہے کہ اہلکاران ریاست نے مصیبت کے ماروں سے ہمدردی کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا +

بعض اخبارات اسپر بھی جل بھن رہے ہیں۔ کہ ریل ٹوٹی اور جانوں کا نقصان ہوا تو صرف ہندوستانیوں ہی کا۔ انکی یہہ نیت معلوم ہوتی ہے کہ انگریز کیوں نہیں مرے۔ صاحبو اس میں بھی کچھ گورنمنٹ کی حکمت عملی تھی؟ حکمت الہی میں کسیکو دخل نہیں زندگی اور موت خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے جسکو چاہے مارے جسکو چاہے زندہ رکھے۔ اگر انگریز مرتے تو آپکے کیا ہاتھ آتا۔ اور جو ہندوستانی مرے تو کیا انگریزوں کو خوشی ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ کمال ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ خیال کرو کہ ادھر ریل گری انبالہ سے سول سرجن اسسٹنٹ سرجن موقعہ پر پہنچے۔ لودیانہ سے ہمارے ہر دلعزیز ڈاکٹر بھگوانداس صاحب سول سرجن بھی وہاں تشریف لے گئے۔ آپ ایسے خیالات ہرگز جی میں نہ لاویں۔ گورنمنٹ کو ہمارے ساتھ پوری ہمدردی ہے +

التماس

ڈھیلے ہاتھوں سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ کام سے۔ کلام سے۔ اپنے ہر ایک عضو سے خدا کا جلال ظاہر کرنا ہر ایک مسیحی کا اعلیٰ فرض ہے۔ مسیحی ناظرین نور افشاں کو یاد ہوگا کہ مولوی حسام الدین صاحب نے ایک آرٹیکل مسیحی شعراء کے لئے لکھا تھا۔ کہ وہ کسی خاص مضمون پر غزل لکھا کریں۔ مگر کسی نے (افسوس) توجہ نہ کی۔ پادری ٹھاکر داس صاحب نے بھی ہمیں تحریر فرمایا تھا۔ کہ ہندوستانی شاعری (عموماً غزلیات) میں مضمون کا کوئی میل نہیں ہوتا۔ بالکل بجا ہے سو ہماری خواہش ہے کہ کرسمس ڈے کی تقریب پر مضمون ذیل کی چند غزلیں طرح ذیل پر تیار کیجاویں

مولانا سید صفدر علی صاحب صفدر۔ جبلپور
منشی شنکر دیال صاحب فرحت لکھنؤ
پادری آئی ڈی شہباز لاہور
ڈاکٹر ایم بی عطارد صاحب۔ پٹھانکوٹ
حضرت دبیر
مولوی رحمت اللہ صاحب۔ استاد بٹالہ
پادری ایچ۔ ڈی گریسوالڈ۔ سندولم
منشی حسن علی صاحب۔ سفیر۔ نصیر آباد
اور جو صاحب مہربانی فرماویں

ہمیں امید ہے کہ شاعران نامدار سندرجہ حاشیہ ضرور ہماری التماس پر توجہ مبذول فرماوینگے۔ یہہ کام بھی خداوند کے جلال کی خاطر مسیحیوں کی عبادت کیلئے ضروری ہے +

غزل جس کا مضمون صرف خداوند مسیح کی پیدایش کے متعلق ہے

طرح

سلام لکھتا ہوں میں حرم میں قلم سے زمزم ٹپک رہا ہے

اور ایک قصیدہ جس میں خداوند مسیح کی پیدایش اور انسان کی نجات کا تذکرہ اور اس بڑی نجات کے لئے خداوند تعالیٰ کا شکریہ ہو مذکورہ طرح پر۔ دیگر مولانا سید صفدر علی صاحب کی غزل جسکا مطلع یہہ ہے

بلبلا مژدہ کہ سرسبز گلستاں ہوگا
رونق افزائے چمن وہ گل خنداں ہوگا

پر ایک مخمس لکھا جاوے مضمون واحد ہو۔ کنواری مریم کے گیت کی (جو لوقا کی انجیل میں ہے) اس طرح پر غزل لکھی جاوے۔

خبر لے او مسیحا تو کہاں ہے

اور ایک اور بھجن عام فہم الفاظ میں اس اگ اور وزن پر لکھا جاوے

جے پربھو عیسو جے پربھو عیسو جے پربھو عیسو سوامی

شروع دسمبر سے پیشتر جو صاحب تیار کرکے بھیجینگے شکریہ کے ساتھ قبول کیجائیگی۔ اور اخبار میں مشتہر کیجائیگی +

قوم کا خدمتگذار رحمت مسیح واعظ

نور افشاں ۲۲۔ ستمبر میں جو ایک مضمون بعنوان (بھولا نہ جانئے جو شام کو گھر آجائے) دہلی کے امام فن مناظرہ مولوی منصور علی صاحب کی نسبت شایع ہوا تھا اُس نے عجیب طرح کی گڑبڑی ڈالدی۔ بعض کے خیال میں وہ غلط ہے۔ چنانچہ ۲ خط ہمارے پاس اسکی تردید میں آئے۔ ایک تو فرخ آباد سے دوسرا دہلی سے صاحب نصرة الاخبار نے بھیجا تھا۔ اب اس ہفتہ کے نصرت میں ایک لمبا چوڑا مضمون ہمارے مضمون کی تردید میں شایع کیا گیا ہے۔ اسقدر اب اخبار میں جگہ نہیں رہی کہ ہم اُسکی نسبت کچھ لکھ سکیں۔ آیندہ ہفتہ ہم مفصل تحریر کرینگے۔ اس مضمون کی خاطر مراسلات وغیرہ درج نہ ہو سکینگے۔ سو امید کہ مہربان معاف فرماوینگے +

ایک ہندو دوست آریہ لفظ کی وجہ تسمیہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ۔ زمانۂ حال کی روشنی نے بت پرستی کی حماقت کو ایسا ظاہر کر دیا کہ لوگ اُسکے ترک کرنے پر مجبوراً آمادہ ہوئے حالانکہ

[illegible]

خدا واحد ہے

نہیں تیرا ثانی نہ ہوگا شریک
تیری ذات ہے وحدہٗ لاشریک

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۳ء نمبر ۳۶)

باب سوم

فصل اول

مسیح کی الوہیت ذات باری کی واحدانیت کو نقصان نہیں پہنچاتی

اس تعلیم پر ہمکو قدرے زیادہ بحث کرنا منظور ہے۔ ہم ثابت کیا چاہتے ہیں کہ مسیح کی اور خدا کی الوہیت ایک ہی ہے۔ اسپر دو قسم کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ اول عقلی۔ دوم نقلی +

عقلی برہان کی بابت ہم کہتے ہیں کہ خالق کو مخلوق کے ساتھ نسبت ناممکن ہے۔ کیونکہ عالم ظاہر میں جتنی مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں سب ناقص بلکہ ہیچ ہیں۔ تاہم ایک دو تاریک عقل کو روشنی دینے کے لئے ہم سورج کی مثال پیش کرتے ہیں +

فرض کرو کہ تم ایک ایسے گھر میں ہو جو چاروں طرف سے بند ہو۔ اُس میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہے جس کے وسیلہ اُس اندھیرے کمرے میں روشنی پہنچتی ہے۔ اب وہ روشنی کس چیز کی ہے۔ کیا آفتاب کی نہیں۔ یہہ روشنی کس طرح اندر پہنچی۔ کیا براہ راست یا کسی آلہ کے وسیلہ۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ بذریعہ کرنوں کے نور تاریکی میں چمکا۔ اب سمجھا کرنوں کے وسیلہ سورج کی روشنی اُس کوٹھری میں نمودار ہوئی کیا کرنیں سورج سے الگ ہو گئیں۔ نہیں۔ تاہم وہ ایک نظر سے الگ معلوم ہوتی ہیں۔ انکا اس صورت سے علیحدہ ہونا انکو سورج کی ذات سے جدا نہیں کرتا۔ بلکہ جو کچھ سورج میں ہے۔ کرنوں میں موجود ہے۔ کیا روشنی کیا گرمی کیا تیزی کیا رنگ۔ غرضیکہ جو کچھ اُسمیں ہے۔ وہ کرنوں میں موجود ہو کر تمہاری اُس بند کوٹھری میں ہو گیا۔ اب صفات مذکورہ آفتاب سے جدا ہو گئیں۔ اب اُسمیں نہیں۔ کیوں نہیں۔ سب کچھ موجود ہے۔ ہمارے پاس بھی ہیں۔ اس سے الگ اور اُسمیں بھی ہیں۔ اور اُس سے جدا نہیں۔ ویسے ہی مرد عیسیٰ کی الوہیت کا خیال کرنا چاہئے۔ اُسمیں الوہیت کا ظہور بطور کامل آشکارا ہوا۔ اگرچہ خدا سے الگ تھا تاہم جدا نہ تھا۔ اور جو کچھ خدا میں ممکن ہے۔ وہ اُسمیں موجود تھا +

اب دوسری برہان میں پہلو وہ بطور ظہور صراحتاً مسیح کی کامل الوہیت خدا کی الوہیت کے ساتھ آشکارا ہوگی۔ +

فصل دوم

نقلی۔ اس بات کے بیان کے لئے ضرور ہے۔ کہ چند آیات کلام الہی سے نقل کیجاویں۔ تا کہ حرف گیر زبان سنبھالکر بولیں کیونکہ مجھے خیال ہے کہ غالباً میرے اس بیان کے ساتھ بعض بھائی اتفاق کرینگے۔ کیونکہ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

پولوس حواری مرد عیسیٰ کی بابت یوں تحریر کرتا ہے کہ۔

"وہ مسیح اُسکے (خدا) جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہے"۔ اس آیت کا یہہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کرنیں سورج کے جلال کی رونق ہیں ویسے مسیح خدا کے جلال کی رونق ہے کہ اس سے خدا کا جلال بالکلیت ظاہر ہوتا ہی گیا یعنے کہ خود خدا نے مسیح کو اپنے جلال کی رونق کے لئے جو ازل سے اُسکے ساتھ تھا مخصوص کیا۔ اور اُسکے لئے مرد عیسیٰ کو چنلیا۔ اگر کرنیں نہ ہوویں تو سورج کے جلال کی رونق کسطرح ہو۔ درحالیکہ سب کچھ اُسمیں موجود ہے تاہم بوسیلہ کرنوں اُسکا ظہور ہوتا ہے۔ سورج ہمارے پاس نہیں آتا مگر کرنوں کے وسیلہ روشنی اور گرمی پہنچاتا ہے۔ ویسے خدا ہمارے پاس نہیں آتا مسیح کے وسیلہ اپنے جلال کی رونق ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ سورج کے سامنے ہم اپنی آنکھ نہیں اٹھا سکتے۔ مگر کرنوں کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ ویسے ہی خدا کو کبھی کسی نے نہ دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسنے بتا دیا۔ خدا کیا ہے جسنے کرنوں کو دیکھا اُسنے سورج کو بھی دیکھا۔ خداوند مسیح نے فرمایا جسنے مجھکو دیکھا اُسنے باپکو بھی دیکھا کیا تم تحقیق نہیں کرتے کہ باپ مجھ میں اور میں باپ میں ہوں یہہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں آپ سے نہیں۔ بلکہ خدا سے بایں معنی کہ خدائی کا ظہور اُسمیں تھا۔ اور وہ اُسکے جلال کی رونق ہے سورج اور کرنوں کی مثال کے طور پر الوہیت خدا الوہیت مسیح سے الگ تو کسیطرح نہیں۔ تاہم اس سے جدا اپنی کل الٰہی صفات میں کامل بلکہ اکمل ہے۔ اور اسکا سمجھنا چنداں مشکل نہیں +

اُسکی ماہیت کا نقش۔ فرض کرو ہمارے پاس ایک مہر جسپر کوئی نام کندہ ہے۔ ہم نے اسکو ایک موم کی ٹکیا پر لگا دیا۔ اب جو کچھ مہر میں کندہ تھا۔ وہ اُس موم سے معلوم ہوتا ہے۔ اور بعینہٖ مہر کی حالت اُس موم سے ظاہر ہے۔ ویسے ہی خدا کی ماہیت کا نقش مسیح میں ہے۔ یا یوں کہو کہ جو کچھ خدا کی ماہیت میں ہو سکتا ہے۔ وہ مرد عیسیٰ میں نقش ہے اور نقش بھی ایسا کہ گویا ماہیت الٰہی مجسم کہنا بجا ہے۔ سو اگر کسی نے مہر کی ماہیت کا ملاحظہ کرنا ہووے۔ تو اسکے موم کی نقش کو دیکھ لے۔ ویسے ہی اگر کسیکو الٰہی ماہیت کے دیدار کا شوق ہو تو اُسکی ماہیت کے نقش پر نگاہ کرے۔ کیونکہ۔

حواری موصوف فرماتا ہے کہ الوہیت کا سارا کمال اُسمیں مجسم ہو رہا۔ اب اس سے کیا سمجھے ہو کہ وہ خدا سے الگ کوئی دوسرا خدا ہے یا اُسکی ماہیت الٰہی ماہیت سے متفرق ہے۔ ہرگز نہیں۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی وحدانیت کی الوہیت کا سارا کمال اُسمیں موجود تھا۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ربنا یسوع المسیح خدا مجسم تھا۔

(باقی آئندہ)

فٹ نوٹ + یہہ اور ایسی ایسی مثالیں ناکامل ہیں۔ مگر مسیح میں سب کچھ کامل طور پر ہے۔ موم کی مانند مٹنے والا نہیں۔ مگر ابد الآباد تک اُسمیں وہ ماہیت کا نقش برقرار رہیگا۔ اور ایسا ہی کام دیگا جیسے ذات الٰہی کا ظہور میرا ایسا خیال ہے کہ ہم قیامت پر خدا کو نہ دیکھ سکینگے سوائے اُسکی ماہیت کے نقش اور اُسکے جلال کی رونق یعنے ربنا یسوع المسیح کے۔

مولف ر۔ م۔ د

مراسلات

رسالہ حقیقت اصلیت جہاد

مصنفہ مولوی غلام نبی صاحب امرتسری پر ایک سرسری نظر

اگر کچھ خفا ہو کے وہ گالیاں دیں
تو چپ کر رہو کچھ نہ بولو نہ چالو

رسالہ مندرجہ عنوان ہمارے سحر البیان اور جمنستان کی مالکہ کنال اہل خوش الحان مولویصاحب کی حق ریزیوں اور خون فشانیوں کا ایک نتیجہ ہے ہم کسی پہلے موقعہ پر گذارش کر چکے ہیں کہ مولانا مولوی غلام نبی صاحب کا کلام علمائے اہل اسلام اور دین محمدی کے کافہ انام کے لئے عموماً اور پنجابی مسلمانوں کے لئے خصوصاً مغتنمات سے ہے۔ اور بیشبہ یہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو جہاد کا اسلام کے لئے کچھ کرنا ہو کہ سید احمد خان بہادر کے مقابلہ و میر چراغ علی صاحب دکنی سے کم تر جانے یہ ناعقلمندی کی بات نہیں ہے +

مولوی صاحب کی ایک بات خاص کر ہمارے دلپسند ہے کہ وہ اسلام کی تائید میں انرزی کارروائیاں بہت کم استعمال میں لاتے ہیں اور بہت کم ایسے وتیرہ کو اختیار کرتے ہیں جن کو ہمارا خیال کی وَلَا تُجَادِلُوا اَہْلَ الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَن کے مذاق کے خلاف کہنا ہے +

رسالہ مذکور جو انہی کی تصنیفات کا غالباً چھٹا نمبر ہے آج ہمارے سامنے ہے گو بالصراحت یہ بیان نہیں ہے کہ یہ رسالہ کس کے جواب میں لکھا ہے۔ اور عموماً ایسی طرز سے لکھی گئی ہے کہ ناظر سرسری اسے محض ایک عالمانہ تبصرہ کہنے پر مستعد ہوگا مگر اہل بصیرت اور نکتہ رس جان گئے ہیں کہ حضرت کا خاص خطاب جناب بے ہیچ کے مسیحی فلاسفر اور خداوند کے سچے پرستار ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب ریٹائرڈ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و آنریری مشنری چرچ مشن امرتسر سے ہے اور انہیں کی نادر کتاب البحوث القرآن کی اس فصل کے جواب میں ہے جو انہوں نے قرآنی تعلیم ایمان بالجبر و القتال کے بارے لکھی ہے +

البحوث القرآن ایک بڑی نادر قسم کا رسالہ ہے۔ اور اسمیں تو از رو تواتر کو چھوڑ کے قرآن کی ساری تعلیمات کا الجواب اور مبدل مجمع ہے کہ یہ ہر ایک ذی علم کے پاس ہونا ضرور ہے۔ اسمیں بقول مصنف صاحب خوبا ستثنائے جواب جات اشتباہی فاضلہ و تکرارات تمام راحد کی گفتگو باہمی باہمی یک دیگر دو خیال و بشتیان کے کل قرآن مختصراً و ترتیب باجماع ہو متعلقہ مسلمانوں میں اس کتاب کے باب سوم میں جناب مصنف نے مسیحی فلاسفرانہ طریق سے بقید حوالجات و دلائل الجواب اس امر کا ذکر کیا ہے کہ تعلیم جبر و انتقام قرآنی تعلیم ایمان بالجبر قرآنی و مطابق الہام ہے نہ فلاسفی دفعات ۱۳-۱۷ اسباب کامیابی دین محمدی و متفرقات متعلقہ جہاد۔ (دفعات ۱۰-۲۷) کا بیان ہے +

ان دونوں رسالوں پر حقیقت نظر کرنا ذرا مشکل ہے۔ مگر ہم اسیقدر رسالہ مندرجہ عنوان پر ایک سرسری نظر کر کے بتاتے ہیں کہ اسکی نسبت ہماری کیا رائے ہے اگر اہل اور اہل انصاف بصیرت اپنے سالوں کی کیا وقعت اور کیا قدر کر سکتے ہیں اور کیا کرنی چاہئے +

مولویصاحب نے عمومی ڈھنگ پر بقید دفعات اس رسالہ کو مرتب کیا ہے جسکی کل دفعیں ہیں اور ۲۰ صفحہ ہیں +

ناظرین اسے بھی یہ کچھ ہماری انصاف سے غرض ہے وہی نہیں معاف کریں کہ اس کے اصل نفس مضمون پر توجہ کرتے ہیں +

یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ قرآنی متضاد و متناقض تعلیمات سے بھرا ہوا ہے اور کہ اسکے آیات حسب تعدد نزول القرآن اہل اسلام ہوا کرتی تھیں جنکو محمد صاحب شان نزول کہا کرتے ہیں بھی لوگوں کی آرزو سے خطاب کیا کرتے ہیں۔ اگر یہ ہاں ایک جگہ یہ رقم ہوا ہے کہ عیسائیوں سے جو دوستی میں تمہارے لئے نزدیک تر کوئی نہیں ہے اور یہودیوں سے بڑھکر تمہارے دشمن کوئی نہیں تو دوسری جگہ ان دونوں کو بلا رعایت دوستی نہ کرنی الہٰی رسالت کا یہ آیا ہے تو کہا گیا ہے کہ اہل ایمان کو یہود و نصاریٰ سے دوستی نہیں کرنی چاہئے جیسے کہ بعض بعض کیا کرتے ہیں اگر ایک جگہ یہ معجزہ سے صاف انکار ہے تو دوسری جگہ بہت سے متعدد معجزوں کی تہمت تراشی ہے اگر ایک جگہ لا اکراہ فی الدین مرقوم ہے تو دوسری جگہ یہ قتلو آمتل کا زور گرم رہتا ہے اگر ایک جگہ یہ کچھ لالچ کی تعلیم دیگئی ہو تو دوسری جگہ السیف کی تعلیم ہے جس سے الا امان الحفیظ کی صدا سنائی دیتی ہے اگر ایک جگہ یہ امانداری کو ضروری چاہئے میں تاکید کی جاتی ہے تو دوسری جگہ یہ مفیدہ بھی کو ترقی سے بری کیا گیا ہے غرض کہاں تک ایسی مناقض تعلیمات کا بیان کیا جائے کہ ہمیشہ یہی عذر کیا ہے کہ ناظرین آگے تھا جائیں گے۔ دلیل الان کما کان کہکے اسکو ختم کرتے ہیں اور اتنا عرض کرتے ہیں کہ اس قسم کی کتاب میں ہر مخالف یا دوست کو اپنے اپنے مطلب کی باتیں نکالنا کچھ دشوار نہیں ہے اسکے سوائے قرآن کا یہ دستور ہے کہ کہیں کی بات کہیں بلا رعایت عبارت و ترتیب مضمون اٹل پٹل بے تکی جمع کر دیئے گئے ہیں کہ جنکی بابت ماننی ہو تو نہیں آیات کے مقام نزول کی ایسے گڑبڑ ہے جہاں تک پڑھنے الانبرار مستر کے اصل بات معلوم ہو جائے تو کیا۔ ایک آیت اسلام کے آغاز کی ہو تو دوسری میں حضرت یوسف کے کسی امر کا ذکر یا اشارہ ہے اور اس سے آگے بڑھکے سلام کے حج وغیرہ کی کوئی بات لکھی ہے۔ پس ہماری سمجھ میں ایسے بے سلسلہ اور بے ترتیب کتاب سے کچھ بھی مشکل نہیں کہ ہر ایک اپنے اپنے مطلب کی باتیں نکال لے +

مگر تمام مورخوں کا اور ہم مولوی سب کا اجماع اسپر ہے کہ حضرت نبی عرب بنانہ سازی سے جب جناب کی جمعیت مکہ میں کم تھی اور قریش کے ہاتھ سے قافیہ تنگ تھا تو لکم دینکم ولی دین کہا۔ اور جب مدینہ میں لوگ ہمراہ ہو گئے اور روز افزوں جمعیت بھی میسر آئی تو ایسا کہ فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموهم وخذوهم واحصروهم واقعدوا لهم کل مرصد فان تابوا واقاموا الصلوٰة وآتوا الزكوٰة فخلوا سبيلهم یعنے اگر مشرک لوگ توبہ کر کے نماز اور زکاۃ وغیرہ ادا کریں (یعنی ایمان نبی عرب پر لائیں جسکی ٹری خبر نماز اور زکوۃ ہے) تو انکو چھوڑ دو ورنہ اذا الوجدان تمکو نظر پڑیں انکو پکڑ لو انکا محاصرہ کر رکھو اور ہر جگہ انکی گھات میں رہو۔ اب لا اکراہ فی الدین اپنے طاق پر کھا گیا کیونکہ اسکا موقعہ نہ رہا اب تو ایمان بالجبر شمشیر کا وقت آگیا ہے کہ کلمہ گو ورنہ اپنا (شمشیر یا) برگردن ہیں +

اسمیں کلام نہیں کہ شروع میں مومنوں میں آنحضرت نے قریش کے ہاتھ سے صدمہ اٹھا کر بھی ہے بارہا انکا ایمان مذبذب بھی ہو گیا مگر جب کچھ زور حاصل کیا اور دیکھا اب بنا ہے اور دنیا بدلا لے سکتے ہیں اور نہ صرف ملا ہی بلکہ لوٹ کھسوٹ کر سکتے ہیں تو جناب نے غزوات قتال و مال غنیمت کے وعدہ کی ترغیب و تحریص دی۔ اور جہاد کیطرف یوں حکم آگیا۔ یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال +

وقت اور موقعہ نہیں کہ ہم مفصلاً اس کتاب پر تحریر کریں اسکے لئے ہمارے بادی ڈاکٹر اس صاحب جو ہیں جنکے پاس وقت بھی ہے اور سامان بھی یا شمر اسم بھی حاضر ہیں اور امید ہے کہ یہ لوگ جلدی ہی خبر لینگے مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاد کے معاملہ میں ہمارے مولانا صاحب بالکل ہی سیاہ ہے۔ اور مسئلہ جہاد قائم کر

جبکہ کہ قرآن خاموش ہے ہمارے محمدی بھائی کیوں ناحق سرکھپاتے ہیں بظاہر وہ جہاد کے مسلم معانی سے نفرت کرتے ہیں اور حتی الوسع کوشش بھی کرتے ہیں کہ کسی طرح یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ قرآن میں تعلیم ایمان بالقتال نہیں ہے مگر یہ صفت کی سر دردی اور تضیع اوقات ہے۔ قرآن میں سینکڑوں حرف سے یہ ہویدا ہے جیسا لکھا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ خود محمد صاحب نے جو بجائے ملانا رحمت و محبت کا نبی تھے اپنی زندگی بھر نہ صرف جہاد دفعیہ یا انتقامیہ یا انتظامیہ کئے بلکہ اکثر بار بے گناہوں کی ایسی کشت و خون کی کہ جنہوں نے انکا کچھ بگاڑا تھا۔ انکو مار کوٹ اور انکے مال اموال لوٹ کھسوٹ کی بلکہ بعض بچے بیٹوں کو بھی اور خود آپ بھی ایک خمس لیا کئے۔ اور جو ایمان لائے اور کلمہ پڑھکے محمدیوں کی جماعت میں شامل ہوئے تو انکے مال اسباب ان ہی کو چھوڑ دیئے گئے باقی لوگ جو منکر رہے مارے گئے اور انکی جورو بچے تقسیم کئے گئے۔ خیبر ہے ایک ایسی ہی لڑائی جو محمد صاحب نے اپنے ملی جو شہر کی خونریز زندگی کا بڑا حصہ ہے اسکو سمجھ لیں کہ انکے جنگل کے پیر انکو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں پیچھے بیدروں کی سلطنت نہیں نہ دیر ان عالمگیر نے محمود غزنوی غیاث الدین غوری نے جہاد ایمان بالجبر یہاں سیکھا اگر محمد صاحب کی تعلیمات انکے خلاف ہیں تو کیوں عالمگیر کو کفر کا فتویٰ علمائے اہل اسلام نے دیا جبکہ اسنے ہزاروں بندگان خدا کا ناحق بلا ضرورت خون بہایا محض اس وجہ سے کہ وہ محمدی نہ تھے اور جزیہ قائم کیا۔ حضرت کا ہاتھی والے جو مدینہ سے مکہ کو آتا تھا جسے ابو جہل بن ہشام کا قافلہ کرکے کہتے ہیں کیا بگاڑا تھا اسکو ہجری ۲ سن میں کیوں جا لیا اور پھر جب دیکھا کہ دستے قافلہ آدمی زیادہ ہیں یعنی تین سو اور اپنی طرف صرف تین سو تیرہ تھے تو انہوں نے صلح کرلی حضرت محمد نے عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب کو ساٹھ آدمی دیکے بطن رابغ کیطرف کیوں بھیجا اور ربوا اور حجفہ کے درمیان پہنچکے اسکے ساتھ عاصی زیادہ کی ابو سفیان بن حرب سے کیوں جا لے اور نوبت کشت و خون کی کیوں پہنچی۔ کیا اسی سبب سے نہیں کہ آنحضرت کو حرص زیادہ تر تھی جسکے مغلوب نفس کو آرام ملا اور بہت سے لوگ ادھر ادھر مارے گئے۔ پھر سعد بن ابی وقاص کو چالیس آدمی دیکے خرار کیطرف کیوں بھیجا تھا کیا ایک قافلہ کو لوٹنے کی غرض سے نہیں مگر وہ بس ناامید ہو کے لوٹ آئے۔ ایسی ایسی ۲۷ لڑائیاں حضرت نے خود کیں جن میں بلا وجہ ہزاروں جانیں تلف ہوئیں حضرت نے ابن اری یہودی کو خیبر میں کیوں عبد اللہ سے قتل کرا دیا اور سالم بن عمیر عمیری کو تنہائی میں ابی عفک یہودی کے پاس رات کو جبکہ وہ سوتا تھا بھیجا کہ اسے مار ڈالے محض اسلئے کہ وہ محمد صاحب کی نبوت کا قائل نہ تھا اور اسکو کشتی کو تھری کیکے سناتا تھا۔ پھر حضرت نے عبد اللہ بن جحش اسدی کو نخلہ کیطرف کیوں بھیجا تھا کیا اسواسطے نہیں کہ عمرو بن حضرمی کے قافلہ کو جو مکہ کیطرف محض تجارت کی غرض سے آرہا تھا لوٹ لے۔ اور لوٹ کا مال ایسے ہی چھین لیا جو لوگ ایمان لائے وہ چھوڑ گئے۔ اور بعض سخت بیمار لکھ کر اکثر کو بے تعصب قتل کر ڈالا

اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو اور بھی لکھتا تا کہ ہم اسپر انصاف کے طالب ہیں کہ یہ شخص جو رحمت اور ہدایت یا فضل کا نبی کہے جیسا کہ جتلایا گیا اپنی تعلیم پر کیا اپنے عمال سے برابر ثابت ہے کہ ہم اسے اپنا پیشوا کریں اور اسکی پیروی کریں مولوی صاحب نے جو آیات قرآنی پیش کی ہیں انکی معانی میں بہت گڑبڑ کر دی ہے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ پھر کبھی دکھا دینگے اگر کسی اور ہمارے برادر نے نہ دکھایا کہ اسنے ایمان بالجبر کی تعلیم نکلتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے شان نزول کا بھی جب بیت کیا کل محمدی نژاد کا خیال رکھا۔ اگر چہ ایسا تھا تو ایک ایک آیت پیش کرنے کا علمی کھولدیتے مگر خوف طوالت ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے بھائی پادری ٹھاکر داس صاحب شاید ہمسے ناراض نہ ہوں کیونکہ ایسی باتوں کا جواب بنا انکا حق ہے اور یہ کلام سمجھنا بھی انہیں کو ہے +

اسکے بعد ہم ملتمس ہیں کہ ہمارے بھائی اہل اسلام پہلے تحقیقات کرکے مضبوط دلائل کو عمل میں لایا کریں زمانہ نے بڑا پلٹا کھایا ہے اور اب ایسی باتوں سے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اسلام میں تعلیم جہاد تو ضرور ہے ٹالی نہیں ٹلتی کاٹے نہیں کٹتی۔ خداوند مسیح نے نہ تو انتظامیہ نہ دفعیہ نہ انتقامیہ جہاد کی تعلیم دی بلکہ اپنے دشمنوں سے نیکی کرنے کی۔ اور ہم سفارش کرتے ہیں کہ آپ اسکو قبول کریں +

الراقم۔ بندہ۔ ایم حنیف ازگورداسپور

* آپ ایسا خیال نہ فرماویں پہلی بات یہ ہے کہ وہ ایسے نیک کاموں کے لئے ناراض نہیں ہونگے۔ دوسرے یہ کہ انکی طبیعت میں ناراضگی ہے ہی نہیں۔ تیسری یہ کہ اب وہ اسلام کیطرف سے توسن قلم کو پھیر کر دیگر مذہب کی طرف راغب ہیں۔ انہوں نے آپکے اس سوال کیطرح (یعنی اسلام کے ساتھ بحث کچھ ہو چکی ہے ہندوؤں کیطرف ہونا چاہیے) ہمکو تحریر فرمایا تھا کہ ہم آپکو یقین دلا دیں کہ محمدی مذہب کو وہ کامل ترک دے چکے ہیں اب وہ ہنسانے کے قابل نہیں ہے سو اب انکا ارادہ ہنود کو مسیح کی نجات کی بشارت دینے کا ہے سو صاحب بلا خوف تحریر فرماویں۔ نور افشاں تو آپ جیسے لائق دوستوں کی امداد کا محتاج ہے +

ایڈیٹر

روئیداد کرسچن السوسی ایشن از امریکن مشن جہلم

معدن لطف و کرم جناب مسٹر رحمت مسیح صاحب ایڈیٹر اخبار صداقت آثار نور افشاں ادام اقبالہ ۔ ۷۔ ماہ اگست ۱۸۸۸ء کو مقام جہلم میں السوسی ایشن کا جلسہ منعقد ہوا اور سب ہی صاحبان فیشان خورد و کلاں معہ جناب بزرگوار مسیحی آئے جناب پادری بی۔ ایل۔ کالفسن صاحب وجناب مس ایندرسن صاحبہ و دیگر لیڈی صاحبان کے وقت مقررہ پر اور بعد حسب معمول کے دعائیہ دنواں فرضیہ ادا ہوئے اس موقعہ پر اس بات کا بھی ذکر کرنا کچھ بیجا نہ ٹھیریگا کہ حسن اتفاق سے کئی ایک لڑکیاں امریکن مشن سیالکوٹ سے اس جلسہ کے وقت موجود تھیں جنمیں سے دو لڑکیاں اسی جہلم مشن کی بپتسمہ یافتہ ہیں جنکو بپتسمہ پائے ... برس ہوا خداوند کے گلہ میں شامل ہوئیں جنکے نام یہ ہیں اول جنت بی بی ... شوکر ... عیسائی ہوئی کہ جو جہلم سے سیل یا ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے اور دوسری لڑکی امیر بی بی سکنہ جلالپور گوجرانوالہ سے آکر یہاں عیسائی ہوئی بباعث خوف طوالت مضمون انکا پورا پورا عیسائی ہونیکا احوال چھوڑکر اپنے مطلب کو شروع کرتا ہوں فقط زندگی بھری موقعہ پر انکا مفصل ذکر ناظرین اخبار کیلئے درج اخبار کرونگا جسکو ناظرین اور خاصکر متلاشیان دین حق کے لئے خوب ... روحانی از فائدہ روحانی و جسمانی نہ ہوگا۔ الحمد ... کی کارروائی شروع ہوئی جسکو بدیہ ناظرین کرتے ہیں اور امید قوی ہے کہ خالی از فائدہ روحانی و جسمانی نہ ہوگا +

اسی کے بارہ میں چار رسے خداوند مسیح نے جو اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے یعنے یہ کہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں میں انکے درمیان ہونگا اور انکی مناجات و دعا کو ... سے نہ ہوں قبول کرونگا

اول روح القدس کے لئے دعا مانگی گئی۔ اسوقت کا ... بیان کروں اگر سچ پوچھو تو شکوت کے ... سب کے ... ہوکر ... بولنے لگے کہ خدا ... جنگل ... ہیں ... میں۔ دوئم از جانب جناب ... کا خطبہ ... اقبال کیطرف سے حاضرین ... کل مسیحی بھائی اور بہنوں ... کو کشادہ دلی سے چائے پانی معہ ناشتہ کی مٹھائی اور کیک کھلایا گیا

یہ موقع بھی قابلِ دید تھا۔ بعدہ سب نے کمیٹی کی تکمیل ہو کر بدرگاہ یسوع مسیح شفیع المذنبین امیر سید الکریم مالک خالق کون و مکان کے صاحب سپوع شکر ادا کیا۔ ما بعد گذشتہ سال کی رپورٹ سنائی گئی۔ اور حسب رائے سب صاحبان کے ممبران کمیٹی کو اس سال کے لئے بھی بالتوجہ ستونِ قائم رکھا جائے ناظم جی حسب ذیل ہیں +

اول مولوی محمد عالم صاحب پریزیڈنٹ۔ دوئم جناب حسین علی دری کاکا صاحب ڈاکٹر اقبال خزانچی سوئم جناب مسٹر ولسن صاحب سکرٹری البتہ سال گذشتہ کے قوانین میں تبدیلی کی گئی اور علاوہ اسکے کمیٹی نے کئی ایک نئے قوانین کے مرتب کرنیکے لئے مرحمت خداوند کے کام اور کلیسیا کی روحانی و جسمانی ترقی اور اتحاد کی بابت ممبر خواست کی گئی۔ ان میں صاحبان کو جسکے اسماء گرامی ذیل میں نیچے درج کئے گئے تاکہ وے اس اہم اور ضروری کام کو انجام دیں مسٹر ہیبرین صاحب منشی محکم چند دت منشی کشن چند تجویز کیا اسکے بعد خزانچی صاحب نے سال گذشتہ کے خرچ و آمدنی کی رپورٹ حسب ذیل سنائی تفصیل آمدنی سال گذشتہ بابت ۱۸۸۵ء ماہ ۱۲ روپیہ + تفصیل اخراجات بابت ۱۸۸۵ء نمبر بیرونی ممبران کی مہمان نوازی و سفر خرچ ۲/۳ نمبر ۲ پریسبٹرین کی مہمان نوازی میں ۱۵/۲ نمبر ۳ اسی جلسہ کے متفرقات کا خرچ ۱۲ ۔ میزان کل ۱/۱۲ باقی بچی ۱۸۸۶ء تک ۱/۳/۷ قوانین جو کمیٹی کی میں پیش کئے گئے ذیل میں منظوری کے واسطے پیش کئے گئے

نمبر ۱ ہر ایک ممبر حسب آمدنی سالانہ چندہ دیا کرے۔ منظور ہوا۔

نمبر ۲ کوئی مکان کرایہ پر یا قیمتاً لیا جاوے جسمیں چند ایک چارپائیاں برتن ضروری رکھے جاویں تاکہ مہمان نوازی میں خلل واقع نہ ہو کرے۔ منظور ہوا +

نمبر ۳ علاوہ اسکے متفرقات کے خرچ چندہ دیا جایا کرے۔ نامنظور

نمبر ۴ ممبران بیرونجات کو کمیٹی کے وقت اسی چندہ میں سے سفر خرچ اور سادہ کھانا دیا جایا کرے۔ منظور ہوا۔

نمبر ۵ کیا جب کبھی پریسبٹری یہاں پر منعقد ہوا ان کی مہمان نوازی اسی چندہ سے کیجایا کرے۔ منظور ہوا۔

نمبر ۶ کیا جو اسمیں چندہ نہ دیوے اس کمیٹی کا ممبر ہو سکتا ہے یا نہیں۔ تجویز ہوئی کہ نہیں ہو سکتا ہے۔

+ بیشک ایسے بزرگ پریزیڈنٹ ہوں تو کیوں نہ رونق و برکت ہو۔ ایڈیٹر

× آپ بھی بچشم بدور منظر گڈھ چھوڑ جہلم جا پہنچے + ایڈیٹر

نمبر ۷ جب یا جس وقت یہ کمیٹی منعقد ہوا کرے اسوقت کون کون خاص کام کیا جایا کرے۔ ہر ایک اپنے اپنے کام کا ذکر کرے یا جو کچھ وے اپنے اپنے ٹیشن میں کرتے ہیں اسکا تذکرہ ہوا اور کہ آئندہ کے کام کی ترقی اور کلیسیا کے اتحاد کی اور سیلف* سپورٹ کے لئے آپس میں بحث ہوا کرے اور اپنی اپنی رائے وغیرہ بھی دیجایا کرے +

راقم مہتہ محکم چند دت لوکل پریچر از جہلم

خبریں

نیو یارک میں عورت یا مرد جو اخبارات کا لفافہ بند کرتے ہیں ہر ہفتہ میں کماتے ہیں اور فی گھنٹہ ۲۲ سو اخبارات ٹکٹ لپیٹے ہیں **خبر** ہے کہ پٹیالہ کے طوفان میں ایک ہزار جانیں لقمۂ اجل ہوئیں **جبلپور** میں اہل ہنود اور محمدیوں کا سخت فساد ہوا ہنود نے مسجد کے قریب باجا بجایا محمدیوں نے لاٹھی سوٹے سے جواب دیا۔ دیکھیں جناب ایسے کوئی مسجد کا مینار تو نہیں گر اتھا **بمبئی** میں ایک انگریزی طالب علم ہیرالال نے اسی غصہ پر خودکشی کی کہ اسکے باپ نے اسکو تھیٹر کا تماشا دیکھنے کو پیسے نہیں دئے تھے **آگرہ** میں ایک لڑکا چھکڑہ سے دبکر مر گیا۔ **ہوشنگ آباد** میں ایک زمیندار نے سچا تقدمہ ہار کر چاقو سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ دیکھیں خون وکیلوں کے سر جو سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بناتے ہیں **پنجاب** کے محکمہ آبکاری کی سالانہ آمدنی آٹھ لاکھ روپیہ ہوتی ہے۔ اور ۲۰ ہزار دکانیں ہیں **شہزادہ** البرٹ وکٹر (مشہور جضور قیصر ہند) کا مقبرہ ۲۰ لاکھ روپیہ کی لاگت سے بمقام ونڈسر بنوایا ہے یہ کل خرچ حضور قیصر ہند نے اپنی جیب خاص سے دیا تھا یہاں حضور قیصر ہند ہر سال تشریف لیجاتی ہیں **لفضل آباد** میں ایک مہتر نے ایک آدمی اور ایک لڑکے کو جان سے مارا اور ایک کو طفیل کو سخت زخمی کیا۔ مجرم گرفتار ہوا۔ **رام پور** (راجپوتانہ) میں ایک شخص نے ایک لڑکے کی ناک کاٹ ڈالی **پاتنیر** لکھتا ہے کہ آئندہ سال غالباً برہما میں انکم ٹیکس لگایا جائیگا۔ **رکما باعی** پر جو فرد قرار داد جرم لگ چکے تھے رکما باعی نے اپنے بیانات کی تائید میں اسقدر ثبوت عدالت میں پیش کئے کہ عدالت نے اسکو بری کرنیکے لئے اسکو کافی سمجھا **جلال آباد** کے دروازے بوجہ اندیشہ فساد ٹھیک غروب آفتاب کے وقت بند ہو جاتے ہیں **عبدالکریم** پسر اخون سواتے ایوب خان کے ایران سے فرار ہو جانیکی خبر کو بڑی خوشی سے سنا ہے **صوبہ ہرات** کے کتنے ہی مشہور آدمیوں نے جب سنا کہ سردار ایوب خان طہران اور طہران و ایران سے بھاگ گیا ہے تو اپنے مقامات کو چھوڑ کر اس سے ملنے کیلئے سیستان کو روانہ ہو گئے۔ **گورنمنٹ** نے ریاست ہائے میں سو نچی نا سکے نے ٹکسال قائم کرنیکی اجازت دینے سے انکار کیا **محکمہ جنگلات** نے تجویز کی ہے کہ ۱۰۰ ٹن لکڑی بیکر کیلئے انگلستان بھیجے اسپر ۱۱ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ **لاہور** میڈیکل کالج کے متعلق ایک عالیشان چیزنے کا بنانے کے لئے گورنمنٹ نے ۵۹۱۴ روپیہ دینے منظور فرمائے ہیں۔ اور اجرا کار کے ضروری احکام جاری ہو گئے ہیں **بنجارے** نے لاہور اور امرتسر میں خوب پیرے لگائے ہیں **سلطان** روم کو روس فرانس جرمنی کی حمایت پر تسلی ہے **شہنشاہ چین** کی شادی دو سال کے لئے ملتوی کی گئی ہے **سسلی** میں شدت وبا کے سبب باشندوں کا باہمی تعصب دکھایا جا رہا ہے **مسٹر گلیڈسٹن** پارلیمنٹ نے ہوس آف کامنز میں بجٹ کا نقشہ پیش ہونیکے وقت اہل ہند کی نسبت بالخصوص کی ترقی سول سروس کی بابت شکایت کی **پیرس** میں ایک روسی شہزادی بنام میڈم ڈی سینا رہتی ہے اور جسکو ایکسو بیس پونڈ سالانہ پنشن ملتی ہے چوری میں پکڑی گئی **بھوپال** میں مضافی محمدی ہیں جو ماہ رمضان میں مسجدیں کھولتے ہیں دیر باقی ۱۱ ماہ بند **روسی** عاشق آباد سے کاشان و خراسان کو پختہ سڑک بناتے ہیں اور مشہد کیطرف بھی سڑک لیجائینگے **لندن** کے نقوں سے یورپ میں چھپتا ہوا مضبوط کپڑا تیار کیا گیا **بعض** بنگالی مسیحی ایک نئی ہندوستانی خود مختار مسیحی کلیسیا قائم کرنیکی تجویز کر رہے ہیں مگر بابو کالی چرن بنرجی صاحب اسکے مخالف ہیں۔ وہ خیال کرتے

* پریزیڈنٹ صاحب جانتے ہیں کہ ایسے سیلف سپورٹ کس صورت میں قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور انکو کیا تک ترقی ہو سکتی ہے چنانچہ آپ سیالکوٹ میں بھی ایسی ہی ایک دیسی بھائیوں کی کمیٹی میں پریزیڈنٹ تھے۔

ہمیں امید ہے کہ پادری سکاٹ صاحب کے حسن انتظام سے کام بہت ٹھیک ہوگا + ایڈیٹر

ہیں کہ یہہ کارروائی نہیں سکیگی۔ **کانپور** میں لالہ اجودھیا پرشاد کوٹھی دار کی ایک لاکھ روپیہ کی چوری ہوگئی۔ **ایبٹ آباد** کے علاقہ میں کوئلہ کی کان دفنہ گہری برآمد ہوئی **مہاراجہ گوالیار** کے شاہی خزانہ میں موتی اور لعل اور زمرد وغیرہ کا بہت ذخیرہ بتلایا جاتا ہے۔ **ضلع ہگلی** میں پانی کے خراب ہونیکے باعث وہاں کے ڈسٹرکٹ بورڈ نے تالاب بنانے کی تجویز کی ہے **لڑکپن کی شادی** کی خرابیوں کے بارہ میں پادری کے۔ ایس۔ میکڈونلڈ صاحب نے ایک رسالہ (جو بابو کیشب چندر سین صاحب مرحوم نے تیار کیا تھا) چھپوایا ہے جو مفت تقسیم ہوتا ہے۔ **ڈہاکہ** کے طلبا نے وہاں کے تھیٹر شاگرد اٹھوادیا ہے (بہت عمدہ کام کیا) **کٹک** سکولوں کے ڈپٹی انسپکٹر ایک برہمو ہیں۔ وہاں برہموازم کے رواج دینے کی یہہ تجویز کی گئی کہ جبتک طالب علم برہمو مذہب نہ اختیار کرے سرکاری عہدہ ہرگز نہ پاسکیگا۔ **ملکہ معظمہ** کے عہد سلطنت میں چرچ آف انگلینڈ نے ہزار گرجا گھر تعمیر کروائے۔ اور ۲۵ برس کے عرصہ میں کلیسیا اخراجات کے لئے قریب ۹۰ کروڑ روپیہ حاصل کئے۔ **گریٹ برٹن** اور آئرلنڈ میں اعلےٰ تعلیم کے لئے ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ کی آبادی میں عنقریب ۷۰ لاکھ روپیہ صرف ہوتے ہیں۔ بنگالہ میں جہاں کی آبادی ۶ کروڑ ۷۰ لاکھ کی ہے بمشکل سے ۲۳ لاکھ اور پندرہ ہزار روپیہ صرف ہوتے ہیں ت

دہلی کا اخبار لکھتا ہے کہ دہلی میں جاری بخار کی وہ کثرت ہے کہ خدا کی پناہ ++

ولائت کے کاریگروں نے ایک نئی قسم کا پلنگ تازہ ایجاد کیا ہے صبح ہوتے ہی اس پلنگ سے گانے کی آواز شروع ہوتی ہے۔ اگر سونیوالا اس آواز نغمہ کو پلنگ کیطرف سے حکم رخصت سمجھکر اُٹھ بیٹھے تو فہو المقصود۔ ورنہ پلنگ صاحب خود بخود الٹ کر سونیوالے کو زمین پر دے پٹکتے ہیں۔ یہہ پلنگ رات کو روشنی کا سامان بھی خود ہی کردیتا ہے۔ اور صبح کو ایک پیالہ کافی کا بھی گرم کردیتا ہے +

ایک عجیب چال سننے میں آیا ہے کہ شہنشاہ آسٹریہ کی چھوٹی بیٹی سرکش کے تماشے کو دیکھنے گئی تھی یہہ لڑکی تماشا دیکھاکی اور کسیطرح کی خوشنودی یا تغیر اُسکے چہرہ سے ظاہر نہوئی۔ جبکہ واپس آئی تو شہنشاہ نے اُس سے پوچھا کہ تم نے کونسا تماشا پسند کیا اُسنے شگفتگی سے جواب نہیں دیا۔ اور کہا کہ اماں ایسا ہی تماشہ کیا کرتی ہیں۔ مگر سرکش کی عورتوں نے کچھ اُس سے بہتر کیا ہے میں نے ایکدفعہ دیکھا ہے کہ میری اماں چھ حلقوں میں برابر کود کر نکل گئی یہہ بیان شہنشاہزادی کا بالکل سچ تھا۔ کیونکہ اکثر شہنشاہ بیگم آسٹریا نے پرائیویٹ طور پر ایسے ہی تماشے کئے جو سرکش والے نہیں کرسکتے ہیں +

ہیضہ کا عجیب و غریب علاج آگرہ کے سب جج مولوی سید فرید الدین احمد خاں صاحب حسب ذیل نسخہ مشتہر فرماتے ہیں جو بفضل خدا کبھی خطا نہیں کرتا۔ وہ یہہ کہ ایک تانبے کا ٹکڑا ادہلی پیسہ لیکر اسمیں سوراخ کرلیں اور اُسمیں ڈورا باندھکر بازو پر باندھ دیں۔ یا سینہ پر دل کے متصل لٹکا دیں خواہ کمر کے گرد باندھیں۔ اس آسان علاج نسخہ کو بیقدر خیال نہ کریں یہہ نہایت ہی مجرب و کامل اطمینان بخش علاج ہے۔ تانبے کی قوت برقی بالخاصیت بڑے زور سے دافع و سد راہ اس مرض وبائی کی ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے اسطرح حفاظت کرلیجائے تو ہیضہ آدمی کے گرد بھٹک نہیں سکتا (دیپ اپنے خیالات ہیں)

کرنل فقیر سنگھ دمسٹر نگر ہاور اُنکے ہمراہ کُتنی فوج کے پچاس سپاہیوں کا ایک دستہ جو ابھی حال میں آیا ہے اُنکے بیچ میں کئی معزز عورتیں سُنی جاتی ہیں جنمیں سے ایک آنریبل ایاسگدن نامی ہیں۔ جو لارڈ لیز ڈکی بہن ہیں۔ ایک اور لڑکی کے حق میں جسکا نام منہاٹر نس ہے یہہ کہا جاتا ہے کہ جب وہ ولائت سے اس ملک کو آتی تھی ہر پانی کو گدلا کرکے پیا کی۔ تاکہ اُسکا معدہ ہند کے پانی کے لئے عادی ہوجائے۔ اور مرچ کا ذائقہ پیدا کرنیکے لئے پانی میں سیاہ مرچیں ملاکے پیا کی۔ ان لوگوں نے ولائتی کھانوں کا استعمال بالکل ترک کردیا ہے۔ اور بمبئی میں پہلی بار سالن بھات اور دال کھائی۔ اور اسکی بڑی تعریف کی۔ بلکہ سنا جاتا ہے کہ جب یہاں ولائتی سپاہی پہنچ آئیکے لئے علانیہ شکریہ ادا کیا گیا۔ تو سالن اور بھات کی تعریف میں گیت گائے یہہ عورتیں ہندکی آبائی لوگوں کی طرح کپڑے پہنتی ہیں۔ اور گو ننگے پیر رہتی ہیں لیکن اُنکے پاؤں اُنکے کپڑوں کی تہ میں بالکل چھپے رہتے ہیں۔ قائم الطور پر یہہ دستہ سٹف کپتان مہتہ کے زیر تحت کچھ عرصہ کے لئے رہیگا۔ کرنل ٹکر صاحب نے بیان کیا کہ ہند کے ایک نامی صاحب نے انکے راہ خرچ کیلئے روپیہ دئے۔ اور ہنڈی ۵ ہزار روپیہ کی لندن میں انکے ہاتھ دی۔ اور ایک ہنڈی بمبئی پر ۱۰ ہزار روپیہ کی بھیجی جو انکے یہاں پہنچنے پر انکو ملی۔ م۔م

نور افشاں خواہ کوئی کچھ خیال کرے لیکن اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہہ کسر نفسی صرف خداوند مسیح کے جلال کی خاطر ان لوگوں نے اختیار کی ہے +

قدرت الٰہی کا عجیب ظہور

مسیح سے قریباً ۷۰۰ برس پہلے یسعیاہ نامی ایک بندہ خدا نے اپنی کتاب میں عجیب و غریب خبر لکھی جو ابتدا عالم سے جب سے کہ نیچرل طریقہ شروع ہوا کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور خبر بھی اُسوقت دی جبکہ خرقیاہ بادشاہ ایک سخت تذبذب کیحالت میں گرفتار تھا۔ اور کوئی صورت بچاؤ کی نظر نہ آتی تھی۔ اُس وقت اس مرد خدا نے اُسکی تسلی کے لئے آئندہ وقت پر ایک عجیب مددگار اور تسلی دہندہ کی خبر دی کہ ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُسکا نام **عمانوایل** رکھیگی۔ اگرچہ نیچریوں کے نزدیک یہہ امر ناممکن سا معلوم ہوتا ہے کہ باکرہ کیونکر حاملہ ہوسکتی ہے۔ مگر ایسا ضرور ہوا چنانچہ اس عجیب ظہور کے وقت معینہ پر مریم نامی ایک کنواری کو خبر ملی۔ کہ **خدا کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا** ۔ پس بانئے نیچر کی اعلےٰ قدرت نیچے سے کنواری حاملہ ہوئی۔ اور **عمانوایل** کو جنی جو کل دنیا کی ناامیدوں کی امیدگاہ۔ اور بحر ضلالت و جہالت کے گرفتار شدوں کا ناخدا۔ ابن مریم ظاہر ہوا جسکو آج قریباً ۱۹۰۰ سو برس ہوئے ہیں ++

سرکاری خبریں

موصول بہ مطبع

کیفیت عام - دہلی - انبالہ - راولپنڈی - اور شاہپور میں بارش ہوئی - امرتسر سیالکوٹ اور شاہپور میں ضرورت ہو صحت عموماً عمدہ ہی - لیکن دہلی میں ابھی سفیدہ پھیلا ہوا ہی - انبالہ - لاہور - اور پشاور میں کمی پر ہی - حصار میں بخار پھیلا ہوا ہی - نرخ بجز سوائے شاہپور کے جہاں کمی پر ہو بدستور ہی - آثار خریف عموماً عمدہ ہیں - لیکن دہلی اور انبالہ میں بارش سے فصل کو نقصان پہنچا - اور سیالکوٹ میں خشک سالی سے - حصار اور لاہور میں ربیع کے لئے قلبہ رانی ہو رہی ہی - اور ملتان میں کاشتکاری شروع ہونیوالی ہی ؛

مسٹر جے - اے - اینڈرسن صاحب بہادر سابق ڈپٹی کمشنر گجرات نے ۱۵ ستمبر ۱۸۸۹ء کو پندرہ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی

خان بہادر محمد لطیف اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور نے تین ماہ کی رعایتی رخصت سے ۲۰ ستمبر ۱۸۸۹ء کی دوپہر کو استفادہ حاصل کیا ؛

میجر ڈی - اے - گولڈسبری چھاونی مجسٹریٹ فیروزپور نے ۲۴ ستمبر ۱۸۸۹ء کی دوپہر کو ایک ماہ کی رعایتی رخصت سے استفادہ حاصل کیا - اور لفٹنٹ جی - ایل - ایچ ساونڈرز کو جو کہ اپنے کام کے علاوہ انکی جگہہ کام کرینگے - اپنے کام کا اہتمام دیا -

اخبارات تار برقی

لنڈن ۲۶ ستمبر - اخبار ٹائمز بیان کرتا ہی کہ لارڈ ڈفرن کے پاس جو نظام کے خطوط پہنچے ہیں جو نہایت ہی دوستانہ الفاظ میں لکھے ہیں انہیں ہز ہائینس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ ملاحظہ کیا ہی کہ محاصل حیدرآباد بدستور ہیں حالانکہ مصارف برابر بڑھتے جاتے ہیں اور اسکی وجہ محض وہ تدابیر ہیں جو روس کے وسط ایشیا میں بڑھنے کے سبب حفاظت سرحد کی درستی کے لئے عمل میں آئی ہیں ؛

لہذا ہز ہائینس بوجہہ اس امر کے کہ ہندوستان میں انگریزوں کے سب سے قدیم رفیق ہیں حضور وایسرائے کو ۲۰ لاکھ روپیہ سالانہ دو سال کیلئے دینے چاہتے ہیں - اس روپیہ کو حفاظت سرحد کے کام میں لگایا جائے - نیز ہز ہائینس ہز ایکسیلنسی کو یقین دلاتے ہیں کہ حضور وایسرائے کو جب کبھی جنگ کا وقت آئے ہز ہائینس کی تلوار کی مدد پر بھروسہ کر سکتے ہیں

بمبئی ۲۰ ستمبر - بمبئی گزٹ کا نامہ نگار لنڈن نظام کی درخواست کی خبر کے ساتھہ مندرجہ ذیل رائے ٹائمز کی بذریعہ تار برقی ارسال کرتا ہی ٹائمز بیان کرتا ہی کہ نظام نے فقط اپنے دل کی تحریک پر یہ کام کیا ہی - حضور وایسرائے نظام کی طرف سے یہ نیا اظہار عقیدت و خیر خواہی ہونے پر حیران اور خوش ہوئے - اور اخبار مذکور کا بیان ہی کہ غالباً صاحب رزیڈنٹ بھی اسوقت تک اس امر سے واقف نہیں ہیں کہ ایسی امداد دینے کی درخواست کیگئی ہی - ٹائمز کی رائے ہی کہ جس چٹھی میں اس عالیشان درخواست کا ذکر تھا وہ اُن تمام مخالفانہ خیالات سے جو ہندوستان میں انگریزوں کی حالت کے غیر محفوظ یا برٹش پالیسی کے غیر ہر دلعزیز ہونیکی نسبت بیان کئے جاتے ہیں کہیں بڑھکر وزن دار ہی -

اخبار مذکور یہ بھی لکھتا ہی کہ اس امر کی نسبت گفتگو کرنا لاحاصل ہی کہ نظام کی ایسی شاہانہ امداد کا مناسب معاوضہ کیا جائے - ایسی فیاضی اور گرمجوشی کا کوئی بدلہ نہیں ہو سکتا ؛

لنڈن - ۲۶ ستمبر - کل مسٹر او برائن ملطائیف ایل ایم پی کیچ پہرہ سے نکلکر نشنل لیگ کے ایک ممنوعہ جلسہ میں جو شنبہ گزشتہ کو ٹپرری مجلسٹوں کے باہر جمع ہوا تھا ایک دھمکی آمیز تقریر کرنے میں کامیاب ہوئے ؛

مقام فرلوٹی میں لوگو نکا ایک جم غفیر ڈاکٹر ٹینر کی تقریر سن رہا تھا کہ ناگہاں پولیس موقع پر جا پہنچی اور لوگوں کے مجمع پر حملہ آور ہوئی پندرہ آدمی اس ہنگامہ میں سخت طور پر مضروب ہوئے پولیس نے اپنے ڈنڈے کھلے دل سے استعمال کئے -

اسکے بعد لوگوں نے پولیس پر پتھر برسا کر اپنا بدلہ لیا پولیس کے بہت سے آدمی مجروح ہوئے اس ہنگامہ کی اصل بنا کی نسبت ابھی کوئی یقینی بات نہیں کہ سکتے ؛

غزل

(از کوکب ہند)

گلستاں میں گل اک کھلا چاہتا ہی
عنادل کا دل خوش ہوا چاہتا ہی

مبارک تمھیں اے جوانان گلشن
بگل تہنیت کا بجا چاہتا ہی

یہاں بلبلے بیلے کی ہر سو صدا ہی
کوئی دم میں بیلا چھڑا چاہتا ہی

بھرو جیب و دامن کو اے عندلیبو
زر گل چمن میں لٹا چاہتا ہی

ہوا تھا جو آدم پہ ظاہر عدن میں
وہ عالم پہ ظاہر ہوا چاہتا ہی

خبر جسکی آمد کی تھی پیشتر سے
اسی کا ظہور اب ہوا چاہتا ہی ؛

عجب کیا دماغ فلک ہو معطر
چمن بوئے گل سے بسا چاہتا ہی

ملے گر مسیحا تو حاصل ہو سب کچھ
خزاں اس سے بڑھکر تو کیا چاہتا ہی

رسیدزر

منشی سلطان احمد صاحب	جھانسی	۴ عہ
منشی بھگوانداس صاحب (معرفت پادری میل صاحب)	انبالہ	۳ عہ
پادری سیال صادق صاحب	"	۳ ہے
لالہ بکھوملصاحب (معرفت مانگے رام)	دہلی	۱ ہے
اٹمل رام صاحب پسر منشی چیتر سنگہ صاحب مرحوم	لودیانہ	۳ عہ
بلدیو رام سنگہ صاحب	ھنڈارہ	۲ ہ
منشی محمد بخش صاحب	سناوان مظفرگڈھ	۲ عہ
منشی امیر الدین صاحب (معرفت پادری جی - ڈی - میکی صاحب)	حیدر آباد سندھ	۲ عہ

لودیانہ

موسمی تپ کا زور ہی - رات کو سردی اور دنکو دھوپ - گزشتہ ہفتہ پیدائش ۴۷ - اموات ۴۴ -

امیرکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا